احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 25 اگست 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 25 اگست 2003ء 26 جمادی الثانی 1424 ہجری۔ 25 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 191

یتیموں اور بیواؤں کا سرپرست

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک دفعہ یہ شعر ابوبکرؓ کے سامنے پڑھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامیٰ عصمة للارامل

یعنی وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش مانگی جاتی ہے وہ یتیموں کے لئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے

اس پر ابوبکر فوراً بول اٹھے کہ بخدا یہ تو محمد رسول اللہ کا ذکر ہے۔ وہی اس شعر کے مصداق ہیں۔
(مسند احمد حدیث نمبر 26)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں:

قادیان میں ایک یتیم لڑکا جس کا نام فجا تھا ابتداء میں مرزا نظام الدین صاحب کے گھر میں رہتا تھا۔ بعض بختیوں کو ناقابل برداشت پاکر وہ حضرت مسیح موعود کے گھر میں آ گیا۔ کسی سرپرستی اور تربیت کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب تھی اطوار وحشیانہ اور غیر مہذبانہ تھے۔ طبیعت میں تیزی تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنی شوخی کی وجہ سے جل گیا۔ کھولتا ہوا پانی اس کے سارے بدن پر گر گیا۔ حضرت مسیح موعود کو اس کے لئے اس سے کم صدمہ نہیں ہوا جس قدر اپنے لخت جگر کے لئے ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی ایسا زخم پہنچا تھا۔

آپ ہمہ تن اس کے علاج میں مصروف ہوگئے۔ بدن پر تازہ دھنی ہوئی روئی رکھی جاتی تھی اور بڑی احتیاط کی جاتی تھی۔ اس کے علاج میں آپ نے نہ تو روپیہ کی پروا کی اور نہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں کوئی مضائقہ کیا۔ اور نہ ہی غور و پرداخت اور غذا و دوا میں کوئی کمی جائز رکھی گئی۔ خود اپنے سامنے ہر چیز کا انتظام کراتے تھے۔ اور اس کو ہمیشہ تسلی دیتے تھے یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس صدمہ سے یہ بچ گیا تو نیک ہوگا۔ چنانچہ آپ کا یہ ارشاد بالکل صحیح ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس بلا سے نجات دی اور اب وہ ایک مخلص احمدی ہے۔ اس جلنے کا نشان اس کے بدن پر اب تک باقی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس وقت وہ ایک میلی کچیلی شکل کا بچہ تھا اور کسمپرسی کی حالت میں اس نے زندگی کے ابتدائی دن کاٹے تھے۔ عرف عام کے لحاظ سے کسی بڑی قوم اور خاندان سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ ایسی مصیبت کے وقت میں جبکہ انسان اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی علالت سے بھی اکتا جاتا ہے آپ ایک لمبے عرصہ تک اس کی تیمارداری میں مصروف رہے اور نہ صرف خود بلکہ سب گھر والوں کو اس کے متعلق خاص طور پر ہدایات تھیں۔ اس کے آرام اور علاج میں کوئی کمی نہ کی جاوے۔ یتیم پروری اور تیمارداری کی یہ بہترین مثال ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 288)

کفالت یتامیٰ کی سعادت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ تحریک ''کفالت یکصد یتامیٰ'' پر لبیک کہنے والے احباب جماعت کی راہنمائی کیلئے تحریر ہے کہ ایک یتیم بچے یا بچی کے تعلیمی اور دیگر اخراجات کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے -/1500 روپے ماہانہ ہے۔ آپ اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے جو بھی رقم ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو کر دیں۔ وعدہ کیلئے ایک خط لکھ دینا ہی کافی ہے اور اس کے مطابق رقم امانت کفالت یکصد یتامیٰ، خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں براہ راست یا مقامی جماعت کی وساطت سے جمع کروائیں۔ رقم بذریعہ چیک / ڈرافٹ یا منی آرڈر بنام سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ حسب استطاعت اور بغیر وعدہ کے بھی بھجوائی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول فرمائے اور دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔
(سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

عائشہ دینیات کلاس میں داخلہ

عائشہ دینیات اکیڈمی موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ 17۔ اگست 2003 کو کھل گئی ہے اور تدریس کا آغاز ہو چکا ہے۔ دینیات کلاسز کے فرسٹ سمسٹر میں داخلہ جاری ہے۔ کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہے۔ عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے کورس کی کتب طالبات کو ادارہ کی لائبریری سے دی جاتی ہیں۔ میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے کرنے کے بعد فارغ لڑکیاں اور خواتین داخلہ لے کر ادارہ سے استفادہ کریں۔
(پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں کیمسٹری اور ریاضی کی دو آسامیاں ہیں۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر زیر دستخطی کو 31۔ اگست تک بھجوا دیں۔ دونوں مضامین میں ایم۔ ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کی ہو۔
(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

2000ء ①

2 جنوری ربوہ میں ریلوے کراسنگ پر ٹرین اور ویگن کا خوفناک تصادم ہوا۔ خدام الاحمدیہ، ایمرجنسی سنٹر اور فضل عمر ہسپتال کی گرانقدر خدمات۔ 28 خدام نے خون کا عطیہ پیش کیا۔

6 جنوری رمضان کے عالمی درس قرآن کے اختتام پر حضور نے عالمی اجتماعی دعا کروائی۔

7 جنوری وقف جدید کے نئے سال کا اعلان۔ عالمی طور پر امریکہ اول رہا۔ 100 ممالک شامل ہو چکے ہیں۔ کل وصولی 10 لاکھ 74 ہزار 500 پاؤنڈ ہوئی۔

8 جنوری حضور نے عید الفطر کی نماز اسلام آباد لندن میں پڑھائی۔

9 جنوری جرمنی میں 100 بیوت الذکر سکیم کے تحت پہلی بیت الذکر (وِلِش) کا افتتاح ہوا۔ حضور یہاں جون میں تشریف لائے۔

14 تا 16 جنوری جماعت گھانا کا 71 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 48 ہزار سے زائد رہی۔

15 جنوری لجنہ کینیڈا کے مرکزی دفتر بیت مریم واقع پیس ولیج کا افتتاح ہوا۔

16 جنوری احمدی انجینئرز کا سالانہ کنونشن ربوہ میں منعقد ہوا۔

18 جنوری فیصل آباد کے معروف احمدی سرجن ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب کو شہید کر دیا گیا۔

23 جنوری کیرلہ بھارت میں ایک نئے احمدیہ مرکز کا افتتاح ہوا۔

28 تا 30 جنوری مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی آٹھویں تربیتی کلاس منعقد ہوئی کل خدام 123 اور اطفال 23۔

30 جنوری احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی گھانا کی گولڈن جوبلی تقریبات کا آغاز ہوا۔

جنوری رسالہ مشکوٰۃ قادیان دو ماہی سے ماہانہ ہو گیا۔

4 فروری حضور نے جماعت کو زبان پاک کرنے کی مہم چلانے کا ارشاد فرمایا۔

4 فروری بوبور بن گنی بساؤ میں بیت الذکر کا افتتاح ہوا۔

4 تا 6 فروری مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کا 16 واں سالانہ اجتماع۔ 750 خدام کی شرکت۔

5 تا 13 فروری دہلی کے عالمی بک فیئر میں جماعت احمدیہ نے سٹال لگایا۔

6 تا 9 فروری مجلس نابینا ربوہ کی علمی و ورزشی ریلی منعقد ہوئی۔ کل 100 حاضری تھی جس میں 65 غیر از جماعت تھے۔

10 فروری وقف نو لینگوئیج انسٹی ٹیوٹ کا پہلا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا۔ 240 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اس ادارہ کا آغاز 22 مارچ 98ء سے ہوا تھا۔ 6 زبانوں میں تعلیم جاری ہے۔

15 تا 21 فروری جماعت گنی بساؤ کا سات روزہ تربیتی سیمینار برائے نومبائعین منعقد ہوا۔ 500 سے زائد افراد کی شرکت۔

18 تا 20 فروری خدام الاحمدیہ پاکستان کی دسویں سالانہ کھیلیں منعقد ہوئیں۔ 607 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

19 تا 25 فروری جماعت کمبوڈیا کی تربیتی کلاس۔

25 تا 27 فروری مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت دوسرا آل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ 44 انصار نے شرکت کی۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

90

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

سخت زبانی سے اجتناب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہئے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے، اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔ ان کو تو مخاطب کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔ یہ لوگ بجائے خود واجب الرحم ہیں، ہاں فضول باتوں کو نکال کر اگر کسی معقول اعتراض کا جواب عوام کو دھوکہ سے بچانے کے لئے دیا جاوے تو نامناسب نہیں اگر ہم ان کے مقابل پر سخت زبانی کا استعمال کریں۔ تو یہ تو اپنے مرتبہ کا بھی تذلل ہے۔ اگر کبھی کوئی سخت لفظ استعمال کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی مرارت ہے جو دوا کے طور پر ہے جس کی نظیر انجیل اور نبیوں کے کلام میں پائی جاتی ہے۔ ریس اور تقلید کرنا انبیاء کا کام نہیں۔ نام تو وہی ہوتا ہے جو آسمان پر رکھا جاتا ہے۔ کسی کے ظالم، کافر کہنے سے کیا بنتا ہے۔ زمینی ناموں کا آخر خاتمہ ہو جاتا ہے اور آسمانی نام ہی رہ جاتے ہیں پس دنیا کے کیڑوں کے ناموں کی کیا پرواہ؟ اس نام کی قدر کرو جو آسمان پر نیک لکھا جاوے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 161)

پہلے دوست بناتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے اردو کلاس میں ایک بچے نے سوال کیا حضور جب آپ سولہ سترہ سال کے تھے تو آپ غیر از جماعت دوستوں کو کس طرح دعوت الی اللہ کرتے تھے؟

جواب: پہلے دوست بناتا تھا۔ پھر دعوت الی اللہ کرتا تھا۔ کافی دوست ایسے بنائے ہوئے تھے کالج میں، اول تو اچھے لڑکے دوست بنا کرتے تھے۔ پھر دوستی کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ بات کھل جایا کرتی تھی پھر دعوت الی اللہ شروع ہو جاتی تھی۔ بہت پیارے پیارے ایسے دوست تھے۔

(روزنامہ الفضل یکم جولائی 2000ء)

پڑھتے ہی

حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب مکیریاں ضلع ہوشیار پور کے تھے۔ آپ کا ذکر حضرت مسیح موعود نے "آئینہ کمالات اسلام" اور "ضمیمہ انجام آتھم" میں دونوں جگہ اپنے 313 رفقاء میں شامل فرمایا۔ آپ حضور کے دعویٰ مسیحیت سے بہت پہلے سے حضور کے معتقد تھے اور براہین احمدیہ پڑھتے ہی بیعت کی درخواست کر چکے تھے لیکن اس وقت تک حضور کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا۔

(بدر 30 ستمبر 99ء)

دینی کتب کا تحفہ

بھارت کے مشہور قومی لیڈر اچاریہ ونوبا بھاوے بھودان کو جماعت احمدیہ قادیان کے ایک وفد نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں ملاقات کر کے دینی کتب کا تحفہ پیش کیا، اس پر اخبار "صدق جدید" لکھنؤ مورخہ 12 جون 59ء میں مندرجہ ذیل الفاظ میں تبصرہ کیا گیا:

"مشرقی پنجاب کی خبر ہے کہ اچاریہ ونوبا بھاوے جب پیدل دورہ کرتے ہوئے وہاں پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرت نبوی پر انگریزی کتابیں پیش کیں یہ وفد قادیان کی جماعت احمدیہ کا تھا۔ خبر پڑھ کر ان سطور کے راقم پر تو جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اچاریہ جی نے دورہ اودھ کا بھی کیا بلکہ خاص قصبہ دریاباد میں قیام کرتے ہوئے گئے لیکن اپنے کو اس قسم کا کوئی تبلیغی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو۔ ندوی، دیوبندی، تبلیغی اسلامی جماعتوں میں سے۔

آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقعہ اس قسم کی تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے۔ یہی خارج از اسلام جماعت شاہ نکل جاتی ہے اور ہم سب دیندار منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

(الفرقان درویشان قادیان نمبر ص 21)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں اور ان کا مسکن

تحقیق سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے قبائل عراق، ایران، افغانستان اور کشمیر میں آباد ہوئے

قسط دوم

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

دو حصوں میں تقسیم ہونے کے بعد اور ایک طویل عرصہ کی بد انتظامی کی وجہ سے یہود کی دونوں سلطنتیں کمزور تو ویسے ہی ہو چکی تھیں۔ اب دشمنوں کی مدد کرتے ہوئے ایک دوسرے پر فوج کشی نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ جن دنوں میں اسرائیل اور شام مل کر یہوداہ پر حملے کر رہے تھے، ان دنوں میں یسعیاہ نبی نے ایک پیشگوئی کی تھی اور اس وقت یہوداہ کے بادشاہ کو بھی سنادی تھی۔ یہ پیشگوئی بائبل میں محفوظ ہے۔ اس میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل اور شام اپنے ارادے میں ناکام رہیں گے اور سردست یہوداہ کو بچا لیا جائے گا اور 65 برس کے اندر اسرائیل کی سلطنت تباہ کر دی جائے گی۔ اس پیشگوئی کے بعد یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔

"......... اور رفین اور رملیاہ کے بیٹے پر مائل ہوئے اس لئے اب دیکھ خداوند دریائے فرات کے سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ آسور اور اس کی ساری شوکت کو ان پر چڑھالائے گا۔ اور وہ اپنے سب نالوں پر اور اپنے سب کناروں سے بہہ نکلے گا اور وہ یہوداہ میں بڑھتا چلا جائے گا .... اے لوگو دھوم مچاؤ پر تم ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے"

(یسعیاہ باب 8:6 تا 9)

یسعیاہ نبی نے یہ پیشگوئی بھی کی تھی کہ بالآخر یروشلم بھی تباہ ہو گا اور یہوداہ کی سلطنت بھی ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

"کیونکہ یروشلم کی بربادی ہو گئی اور یہوداہ گر گیا۔ اس لئے کہ ان کی بول چال اور چال چلن خداوند کے خلاف ہیں کہ اس کی جلالی آنکھوں کو غضبناک کریں۔ ان کے منہ کی صورت ان پر گواہی دیتی ہے"۔

(یسعیاہ باب 3:8، 9)

اور یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ اپنے اعمال کی وجہ سے بنی اسرائیل کو اسیری کی ذلت نصیب ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہو گی۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

"ان کے جشن کی محفلوں میں بربط اور ستار اور دف اور بین اور شراب ہیں لیکن وہ خداوند کے کام کو نہیں سوچتے اور اس کے ہاتھ کی کاریگری پر غور نہیں کرتے۔ اس لئے میرے لوگ جہالت کے سبب سے اسیری میں جاتے ہیں" (یسعیاہ باب 5:12، 13)۔

لیکن ساتھ یہ خوشخبری بھی سنائی گئی کہ بڑے ایام کے بعد بنی اسرائیل کے دل پھر خدا کی طرف رجوع کریں گے۔ اور ملک بدر ہونے کے بعد انہیں ارض مقدس میں آنا نصیب ہو گا لیکن ساتھ یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ ان کا صرف ایک حصہ واپس آئے اور دوسرا حصہ ہمیشہ کے لئے دوسرے علاقوں میں آباد ہو جائے گا جیسا کہ لکھا ہے:

"اور اس وقت یوں ہو گا کہ وہ جو بنی اسرائیل میں سے باقی رہ جائیں گے اور یعقوب کے گھرانے میں سے بچ رہیں گے۔ اس پر جس نے ان کو مارا پھر تکیہ نہ کریں گے۔ بلکہ خداوند اسرائیل کے قدوس پر سچے دل سے توکل کریں گے۔ ایک بقیہ یعنی یعقوب کا بقیہ خدائے قادر کی طرف پھریگا۔ کیونکہ اے اسرائیل اگرچہ تیرے لوگ سمندر کی ریت کی مانند ہوں تو بھی ان کا صرف ایک بقیہ واپس آئے گا۔ بربادی پورے عدل سے مقرر ہو چکی ہے" (یسعیاہ باب 10:20 تا 22)

دس قبائل کی جلاوطنی

جب شام کا بادشاہ رفین قتل ہو گیا تو اس کے بنائے ہوئے اتحاد کی کمر بھی ٹوٹ گئی۔ اس صورت حال میں اس اتحاد میں شامل اسرائیل کے بادشاہ کی گرفت بھی کمزور پڑ گئی۔ چنانچہ 732 قبل مسیح میں ہوسیا (Hosea) نامی ایک شخص نے اسرائیل کے بادشاہ کو قتل کیا اور خود عنان اقتدار سنبھال لی۔ اس وقت اس نے اسی میں عافیت سمجھی کہ آسور (Assyria) کی طاقت سے ٹکر نہ لے اور خراج ادا کرنا قبول کرلے۔

لیکن ہوسیا (Hosea) اور علاقے کے دیگر بادشاہوں نے کچھ سالوں کے بعد پھر آسوریا (Assyria) کے تسلط سے آزاد ہونے کا منصوبہ بنایا۔ اور اس بار مصر کی مدد لینے کا فیصلہ کیا گو کہ مصر اپنی پرانی عظمت کھو چکا تھا۔ مگر پھر بھی اس کی مدد خاطر خواہ ثابت ہو سکتی تھی۔ اس وقت تک تگلت پلاسر سوئم کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور 727 قبل مسیح میں اس کا بیٹا شالمنسر (Shalmenser) بادشاہ بن چکا تھا۔ چنانچہ اسرائیل اور مصر کے بادشاہوں کے درمیان خط و کتابت شروع ہوئی۔ مگر قسمت خراب تھی، شاہ آسور کے جاسوسوں کو بھنک پڑ گئی اور سازش کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ شالمنسر (Shalmenser) نے ایک بار پھر اسرائیل کی طرف فوج کشی کی اور اسرائیل کے دارالحکومت سامریہ (Samaria) کا طویل محاصرہ کر لیا گیا۔ مصر نے مدد کو نہ آنا تھا نہ آیا۔ بالآخر دفاع کی کمر ٹوٹ گئی اور سامریہ فتح ہو گیا۔ سامریہ کے شہر کو پہاڑی علاقے میں دفاعی حکمت عملی کو مدنظر رکھتے ہوئے بنایا گیا تھا۔ آسور جیسی طاقت کو بھی تقریباً تین سال کی مدت کے لئے اس کا محاصرہ کرنا پڑا جو کہ 723 قبل مسیح سے 721 قبل مسیح تک جاری رہا تب جا کر فتح کی نوبت آئی۔ (2۔سلاطین باب 17،16)

ادھر سامریہ تو فتح ہو گیا لیکن دوسری طرف خود آسور کے دارالحکومت میں حالات تیزی سے بدل رہے تھے۔ مفتوحہ علاقوں کو قابو کرنا اور چیز ہے اور اپنے لوگوں کو مطمئن رکھنا بالکل مختلف معاملہ ہوتا ہے۔ شالمنسر نے اپنے دارالحکومت میں بھی جبری مزدوری کا نظام جاری کر دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ لوگ اس بات کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ چنانچہ سامریہ کے مغلوب ہونے کے معاً بعد شالمنسر کے خلاف بغاوت ہو گئی۔ مبہم تاریخ سے بس اتنا پتا چلتا ہے کہ اس کی حکومت اور زندگی دونوں کا خاتمہ ہو گیا۔

اس کے بعد شالمنسر کا بھائی سرجون ثانی (Sargon II) بادشاہ بنا اور اس نے دارالحکومت کے حالات سدھارے اور پھر سلطنت کے طول و عرض میں مختلف بغاوتوں کا خاتمہ کیا۔ اسرائیل کے لوگوں نے ایک مرتبہ پھر شام کے ساتھ مل کر سر اٹھایا مگر جلد ہی اور آسانی سے اس کوشش کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس زمانے میں اسرائیل کے یہود متواتر اپنی طاقت کا غلط اندازہ لگا رہے تھے۔ وہ بغاوت اور سرکشی شروع تو کر دیتے تھے مگر اپنے دشمن کا سامنا کرنے کی طاقت کا انتظام ان کے پاس نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی مطلوبہ ہمت اور جرأت کا مظاہرہ کر سکتے۔ اور بار بار آسور کی طاقت انہیں مغلوب کرتی اور ان کی حالت پہلے سے بھی ابتر ہو جاتی۔

اب آسور کے بادشاہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ چنانچہ اسرائیل کے لوگوں کو انتہائی سزا دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ شاہی احکامات کے تحت ان دس قبائل کو جو اسرائیل کے علاقے میں آباد تھے وطن بدر کر کے مختلف علاقوں میں منتشر کرنے کا عمل شروع ہوا اور ان کی جگہ دوسرے علاقوں سے لوگوں کو منتقل کر کے فلسطین آباد کیا جانے لگا۔

(The Might that was Assyria by H.W.F Saggs Page 92-98)

(2۔سلاطین باب 17)

اسیر کر کے کہاں بھجوایا گیا؟

بائبل بیان کرتی ہے:

"ہوسیع کے نویں برس شاہ آسور نے سامریہ کو لے لیا اور اسرائیل کو اسیر کر کے آسور میں لے گیا اور ان کو خلح (Halah) اور جوزان کی ندی خابور (Habor) اور مادیوں کے شہر میں بسایا"

(2۔سلاطین باب 17)

اور پھر اسی باب میں لکھا ہے:

"سو اسرائیل اپنے ملک سے آسور کو پہنچایا گیا جہاں وہ آج تک ہیں"

یعنی سلاطین کی کتاب کے قلمبند ہوتے وقت یہ قبائل آسور کے علاقے میں آباد تھے۔

جن جگہوں کے نام اوپر کے حوالے میں دیئے گئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ خلح (Halah) اس شہر کے مقام کا صحیح تعین نہیں ہو سکا البتہ قرائن بتاتے ہیں کہ آج کے نقشے کے مطابق یہ مقام شمالی عراق میں کسی جگہ پر، غالباً نینوا کے قدیمی شہر کے قریب واقع تھا۔

2۔ دوسرا مقام جہاں ان یہود کو ملک بدر کیا گیا تھا جوزان کی ندی خابور (Habor) ہے۔ یہ شمال میں دریائے فرات کی ایک شاخ ہے۔ قدیم زمانے میں اس کے اردگرد کافی آبادیاں تھیں۔ ہمارے زمانے میں یہ علاقہ شمالی عراق کا حصہ ہے۔

3۔ میدیا (Medes) اِس زمانے میں یہ علاقہ ایران کا حصہ ہے۔ اس وقت یہ علاقہ آسور کا محکوم ہو چکا تھا۔ اور بائبل کے مطابق بنی اسرائیل کے دس قبائل کا ایک حصہ اس کے شہروں کی طرف جلاوطن کیا گیا۔

(Harper's Bible Dictionary
زیر لفظ Habor, Halah)

یوں بنی اسرائیل کے دس قبائل پر خدا کا غضب نازل ہوا اور ارض مقدس سے جلاوطن ہونے کی ذلت ان کے حصے میں آئی جیسا کہ پہلے سے بہت سے ملہمین نے ان کو متنبہ کیا تھا۔ مگر سب کے سب جلاوطن نہیں ہوئے۔ کچھ خاص طور پر جن کی مذہبی وابستگی نسبتاً زیادہ

بھی یہوداہ کی مملکت میں پناہ گزین ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

آسور کا زوال

اس کے بعد آسور کی قوت اور زور پکڑ گئی۔ کبھی اس شہر پر فوج کشی ہوتی تو کبھی اس شہر پر فوج کشی ہوتی۔ کبھی ایک ریاست سے خراج وصول کیا جاتا اور کبھی دوسری ریاست کو اپنا صوبہ بنا لیا جاتا۔ ایک بار یہوداہ کے دارالحکومت یروشلم کا بھی محاصرہ ہوا مگر اس دوران بابل کے علاقے میں بغاوت ہو گئی اور اسور کے لشکر کو واپس جانا پڑا۔

جیسا کہ ہر عروج کے بعد زوال کا سفر شروع ہوتا ہے ویسے ہی اب اسور نے اپنی بلندی کی انتہا دیکھ لی تھی۔ اب اس کی قوت میں رخنے پڑنے شروع ہو گئے تھے۔ کمزوری کے آثار پیدا ہونے کی دیر تھی کہ اردگرد کے دشمنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ اب تک اسور کے بادشاہوں نے بڑی حد تک بابل (Babylon) کے علاقے کو دبایا ہوا تھا۔ یہ ملک جس علاقے میں تھا وہ آج کل جنوبی عراق کہلاتا ہے۔ لیکن اب بابل نے نہ صرف اسور کا جوا اتار پھینکا بلکہ اب اس کے ارادے اسور کو فتح کرنے کے تھے۔

چنانچہ 625 قبل مسیح میں نبوپلاسر (Nebuplasser) نے بابل کی حکومت سنبھالی۔ اس نے میدیا اور دیگر اتحادیوں کی مدد سے آسور کے دارالحکومت نینواہ (Ninveh) کا محاصرہ کر لیا۔ مضبوط فصیل شہر کی حفاظت کر رہی تھی۔ طویل محاصرے کی توقع کی جا رہی تھی۔ مگر تین ماہ کے عرصے کے بعد ہی دریائے خوسر میں سیلاب آ گیا۔ اور شہر کی فصیل کا ایک حصہ منہدم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عملاً آسور کی عظمت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا۔

(The Might that was Assyria, by H.W.F Saggs Edition 1990 by Sidwick and Jackson, St. Martin's Press, Page 117-121)

بابل کا عروج

605 قبل مسیح میں شاہ بابل نبوپلاسر نے اس دنیا سے کوچ کیا اور اس کا بیٹا نبوکدنضر (Nebuchadnezzer) بابل کا بادشاہ بن گیا۔ نبوکدنضر باپ سے زیادہ ماہر جرنیل تھا۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ نبوکدنضر کی حکومت کے پہلے سال ہی یرمیاہ نبی پر یہ الہام نازل ہوا۔ جو اتمام حجت کے لئے یروشلم کے تمام یہود کو سنا دیا گیا۔ جس میں ان کی بداعمالیاں گنوا کر کہا گیا تھا۔

"اس لئے رب الافواج یوں فرماتا ہے۔ کہ چونکہ تم نے میری بات نہ سنی دیکھو میں تمام شمالی قبائل کو اور اپنے خدمتگذار شاہ بابل نبوکدنضر کو بلا بھیجوں گا۔ ...... اوران کو بالکل نیست و نابود کر دونگا۔ اوران کو حیرانی اور سسکار کا باعث بناؤنگا اور ہمیشہ کے لئے ویران کر دوں گا .... یہ ساری زمین ویرانہ اور حیرانی کا باعث ہو جائے گی۔ اور یہ قومیں ستر برس تک شاہ بابل کی غلامی کریں گی۔

(یرمیاہ باب 25:7 تا 11)

اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اب بابل کے تسلط کی صورت میں یہوداہ میں بسنے والے بنی اسرائیل کو سزا دی جائے گی۔ اور اب اسرائیل کے بعد یہوداہ کی صف بھی لپٹنے والی ہے۔

تخت نشینی کے اگلے برس ہی نبوکدنضر نے شام اور فلسطین کی طرف فوج کشی کی۔ اس مہم کا مقصد ریاستوں سے خراج وصول کرنا اور ان ریاستوں کو سزا دینا ہوتا تھا جو خراج دینے سے منحرف ہو گئی تھیں اور آزادی کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ یہوداہ کے بادشاہ نے اس وقت اس میں عافیت سمجھی کہ خراج ادا کر کے اپنی جان اور تخت دونوں کو بچائے۔ اس وقت یہوداہ کے بادشاہ کا نام یہویقیم (Jehoiakim) تھا۔ تین برس تک یہویقیم خراج ادا کرتا رہا لیکن پھر اس نے خراج ادا کرنا بند کر دیا۔ اس کی پاداش میں بابل اور اس علاقے میں بابل کے اتحادیوں نے یہوداہ پر ایک اور فوج کشی کی۔ ان حالات میں بادشاہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

یہوداہ کے بسنے والوں کی جلاوطنی

اس کے بیٹے یہویاکین (Jehoiachin) نے تخت سنبھالا۔ تین ماہ کے اندر اندر بابل کی افواج نے یروشلم کا محاصرہ کر لیا۔ نیم جان یہوداہ میں یہ سکت کہاں تھی کہ ان افواج کا مقابلہ کرے۔ بادشاہ، اس کے بیٹے، اس کی والدہ، سرکاری عہدیدار سب قیدی بنا لئے گئے اور دس ہزار مضبوط مرد اور کاریگر بھی گرفتار کر لئے گئے۔ ان سب کو قید کر کے بابل لے جایا گیا۔ اور شاہ بابل نے بادشاہ کے چچا صدقیاہ (Zedekiah) کو اس کی جگہ تخت پر بٹھایا۔

(Babylan by Jan Oates, Ed 1996, Printed by Thames and Hudsen Ltd, London, Page 126-131)

جب بنی اسرائیل اپنی تاریخ کے اس المناک دور سے گزر رہے تھے۔ یرمیاہ نبی کو خدا کی طرف سے ایک خواب دکھائی گئی۔ اس خواب میں آپ نے دو قسم کے انجیر دیکھے۔ ایک تو بہت عمدہ قسم کے انجیر تھے اور دوسرے اتنے خراب کہ کھانے کے قابل تک نہیں تھے۔ پھر خواب میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی تعبیر بتا دی گئی۔ اور وہ تعبیر یہ تھی کہ یہ اچھے انجیر وہ یہود ہیں جو کہ شاہ بابل کے حکم سے اسیر کروا کر بابل بھجوائے گئے ہیں۔ ایک عرصہ بعد وہ خدا کی طرف رجوع کریں گے اور خدا ان پر رحم کرے گا اور وہ پھر ارض مقدس میں واپس آئیں گے، اور خراب انجیر وہ یہود ہیں جو ابھی تک یروشلم، باقی یہوداہ اور مصر میں موجود ہیں، خدا انہیں ترک کر دے گا۔ اور جیسا کہ یرمیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔

"ہاں میں ان کو ترک کر دوں گا کہ دنیا کی سب مملکتوں میں دھکے کھاتے پھریں تا کہ وہ ہر ایک جگہ میں جہاں جہاں میں ان کو ہانک دوں گا ملامت اور مثل اور طعن اور ملامت کا باعث ہوں"

(یرمیاہ باب 24:9)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہوداہ میں بسنے والے دو قبائل کے یہود اور باقی دس قبائل کے وہ اسرائیلی جو آسور کے حملے کے بعد یہوداہ میں آ کر بس گئے تھے، ان کے ایک حصے کے لئے مقدر تھا کہ وہ اجنبی ممالک میں تتر بتر ہو جائیں۔ اور وہاں طرح طرح کے مصائب کا نشانہ بنیں۔

اتنی بدنصیبیاں دیکھنے کے بعد بھی یہوداہ کے حکمران اور رعیت دونوں سخت دلی میں بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ بائبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انبیاء کی دشمنی کرتے اور ان کے خلاف مسلسل سازشیں کرتے رہتے۔ اور دوسری طرف وہ دنیاوی اعتبار سے بھی دانشمندانہ فیصلے کرنے سے قاصر تھے۔ اپنی کمزوری اور بار بار ذلت آمیز شکست کے باوجود اور اس حقیقت کے باوجود بہت سے ملہمین انہیں اس امر سے روکتے رہے وہ ہر کچھ عرصہ کے بعد علاقائی طاقتوں کے خلاف بغاوت کر دیتے۔ جب کہ ان کی اندرونی حالت جنگ کی متحمل ہرگز نہ ہوتی۔

چنانچہ صدقیاہ بادشاہ کی بادشاہت کے گیارہویں برس میں ایک بار پھر شاہ بابل کا جوا گردن سے اتار پھینکنے کی کوشش شروع ہوئی۔ نبوکدنضر کے لشکر نے ایک بار پھر یروشلم کا رخ کیا۔ محاصرہ ایک سال جاری رہا۔ دفاع کے لئے یروشلم کے چاروں طرف فصیل موجود تھی۔ آخر دشمن فصیل کے ایک حصے کو توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ بادشاہ اور بہت سے فوجی فرار ہوئے مگر جلد پکڑے گئے۔

اس مرتبہ شاہ بابل نبوکدنضر نے عبرتناک سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ بادشاہ کے بیٹے اس کی آنکھوں کے سامنے ذبح کئے گئے اور یہ دردناک منظر دیکھنے کے بعد صدقیاہ بادشاہ کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ فاتح افواج شہر میں داخل ہوئیں تو یہود کے مقدس معبد کو مسمار کر دیا گیا۔ شاہی محل کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ اس کے بعد باقی شہر کو برباد کیا گیا۔ پھر شہر کی فصیل بھی گرا دی گئی۔ پھر سوائے چند غرباء کے اور چند ان لوگوں کے جنہوں نے بابل کا ساتھ دیا تھا باقی سب قوم کو گرفتار کر کے بابل کے مختلف شہروں میں بھجوا دیا گیا۔

اس طرح حضرت سلیمانؑ کے بعد قریباً دو سو برس تک کا یہ عمل مکمل ہوا اور بنی اسرائیل مختلف وقتوں میں ایران اور عراق کے مختلف علاقوں میں منتشر کر دیئے گئے۔

منتشر قبائل کا انجام

جب تک آسور (Assyria) اور بابل کی حکومتیں عروج پر تھیں، اس وقت تک تو یہی قرین قیاس ہے کہ بنی اسرائیل کو ان مقامات پر رہنے کا پابند کیا گیا ہوگا جن کی طرف انہیں منتقل کیا گیا تھا۔ کیونکہ ان حکمرانوں کا رویہ بنی اسرائیل کے متعلق منفی ہو چکا تھا۔ لیکن تاریخ کے اس موڑ پر جب بابل کا سورج غروب ہوتا ہے اور فارس کے سلطنت خورس کی بادشاہت ان علاقوں پر تسلط حاصل کرتی ہے تو یہ صورت حال یکسر بدل جاتی ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت خود اس نے حکم نامہ جاری کیا جس کی رو سے اب بنی اسرائیل اپنے وطن واپس جا سکتے تھے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ سارے بنی اسرائیل واپس فلسطین نہیں گئے تھے۔ کیونکہ

1۔ بائبل میں خود پیشگوئیاں محفوظ ہیں کہ سارے بنی اسرائیل واپس نہیں جائیں گے۔

2۔ بائبل کے مطابق خود اس کی اجازت کے باوجود بنی اسرائیل کا صرف ایک حصہ واپس گیا تھا۔

3 کم از کم ابتداء میں فلسطین میں اتنے سخت حالات کا سامنا تھا کہ سب اسرائیلی واپس جا ہی نہیں سکتے تھے۔

4۔ بہت سے یہود بالخصوص وہ دس قبائل جو اسرائیل میں آباد تھے اپنے آبائی مذہب سے کوئی خاص جذباتی وابستگی نہیں رکھتے تھے کہ وہ محض دین کی خاطر واپس ارض مقدس کو چلے جاتے انہی دس قبائل کے متعلق تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ کم از کم ان کی اکثریت واپس فلسطین نہیں گئی تھی۔ اس صورت حال میں قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کہاں گئے؟ اور کس خطے میں آباد ہوئے۔ بہت سے ماہرین یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ یہ قبائل مقامی آبادی میں اتنا گھل مل گئے کہ ان کا علیحدہ وجود ختم ہو گیا۔ لیکن گھلنے ملنے کے باوجود کچھ روایات تو باقی رہنی چاہئے تھیں۔

دوسرے عقلاً یہ ضروری نہیں کہ جہاں پر انہیں آباد کیا گیا وہ قبائل پھر وہاں سے کہیں اور گئے ہی نہ ہوں۔ بالخصوص جب فاتح اقوام کا تسلط ختم ہو گیا تو پھر قرین قیاس یہی ہے کہ یہ قبائل کسی اور ملک کی طرف جا سکتے تھے۔ اس صورت حال میں ایران اور عراق کے قریب کے ممالک میں دیکھنا چاہئے کہ وہاں ان قبائل کے آباد ہونے کے کوئی شواہد ملتے ہیں کہ نہیں۔ ایران کے بالکل ساتھ افغانستان ہے اور افغانستان ہی سے مضبوط شواہد ملنے شروع ہو جاتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک بڑا حصہ وہاں پر منتقل ہو گیا تھا۔ اور پھر یہ روایات قریب کے علاقوں مثلاً کشمیر میں جاری رہتی ہیں۔ البتہ یہ سوال ضرور اٹھانا چاہئے کہ آخر وہ تاریخی ثبوت کیا ہیں کہ بنی اسرائیل ان علاقوں میں جا کر آباد ہوئے تھے؟

حضرت مسیح موعود نے اپنی تصنیف، مسیح ہندوستان میں' کی تیسری فصل میں ان تاریخی شہادتوں کو یکجا کیا ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک بڑا حصہ بلآخر افغانستان، کشمیر اور اس خطے کے دیگر علاقوں کی طرف آ گیا تھا۔ اس فصل میں حضرت مسیح موعود نے ایک وسیع البنیاد تحقیق کو پیش فرمایا ہے۔ آپ نے قدیم،

باقی صفحہ 7 پر

اصلاح نفس کا اہم ذریعہ۔ صحبت صالحین

مرزا عرفان قیصر صاحب

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے کوئی دانا شخص انکار نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ کا قانون دنیا میں کچھ اس طرح سے چل رہا ہے کہ انسان تو انسان ہر چیز ہی کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ماحول کے اثر کو قبول کر رہی ہے اور اس پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔

آپ کے مشاہدہ میں یہ بات تو ہوگی کہ ایک بچہ کو چار دن کے لئے گندے بچوں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت دے دو تو وہ گندی عادات سیکھنی شروع کر دے گا اور اگر کسی بچہ کو نیک صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملے گا تو اس میں اچھی عادتیں پیدا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اسی طرح ایک موثر ذریعہ تربیت نیک لوگوں کی صحبت ہے۔

دراصل نیک لوگ صادق القول اور صادق العمل ہوتے ہیں اور ان کی زندگیاں خدا کی رضا کے مطابق ہوتی ہیں وہ ایک مقناطیسی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں اور پاک فطرت انسان جو ان کی صحبت اختیار کرے ان کی روحانی کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے اپنی زبردست روحانی کشش اور اپنے طاقتور مقناطیسی وجود سے عربوں کی کایا پلٹ دی۔ اور آپؐ کی پاک صحبت سے ہزاروں روحانی شخصیتیں نکھر کر سامنے آئیں جنہوں نے آپ کے بعد اصلاح وارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ایک شمع سے دوسری شمع روشن ہوتی چلی گئی۔

دنیا کی تاریخ پر اگر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ جتنے بھی بڑے بڑے بدنام یا بری شہرت کے لوگ دنیا میں گزرے ہیں وہ پیدائشی طور پر ڈاکو چور یا برے نہیں تھے بلکہ معاشرے نے اور بری مجالس نے انہیں ایسا بنا دیا۔ والدین اگر اپنی اولاد کو معاشرہ کا بہترین وجود بنانا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اپنی اولاد کو نیک لوگوں کے ساتھ رکھیں اور ان کو تلقین کریں کہ وہ ہمیشہ نیک لوگوں کے ساتھ انھیں بیٹھیں فارسی کا ایک قول ہے

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی نیک صحبت میں رہنا نیک کر دیتا ہے اور بری صحبت میں بیٹھنا برا بنا دیتا ہے اردو کی مثل بھی مشہور ہے کہ "خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے" یعنی جیسا ساتھی ہوگا ویسا ہی اس کے ساتھ رہنے والا ہوگا۔

نیک اور برے ساتھی کی مثال

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو، کستوری والا آپ کو مفت میں خوشبو مہیا کرے گا یا آپ اس سے کستوری خرید لیں گے ورنہ کم از کم اس کی خوشبو اور مہک ہی سونگھ لیں گے اور بھٹی جھونکنے والا یا تو آپ کے کپڑے جلا دے گا ورنہ کم از کم اس کا بدبودار دھواں ہی آپ کے حصہ میں آئے گا"

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب المجالسة)

اصلاح نفس کا ذریعہ

اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ بھی صحبت صالحین ہے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ کونوا مع الصادقین (التوبہ۔119) یعنی جو لوگ قولی فعلی عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں ان کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا (۔) (التوبہ۔119)

یعنی ایمان والو! تقویٰ اللہ اختیار کرو، اس سے مراد یہ ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 ص 505)

آنحضرتؐ کی صحبت سے

فیض یافتہ صحابہ

آنحضرتؐ کے صحابہؓ نے جو مقام اصحابی کالنجوم کا حاصل کیا تھا وہ بھی آنحضرت کی صحبت تھی جو ہر وقت حضور کی صحبت میں رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اللہ فی اصحابی گویا صحابہؓ خدا کا روپ ہو گئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا تعالیٰ کا قرب، بزرگان خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد 'کونوا مع الصادقین' (التوبہ 119) اس پر شاہد ہے" (ملفوظات جلد نمبر 1 ص 351)

اللہ تعالیٰ پر یقین کامل کا ذریعہ

صحبت صالحین سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ پر یقین کامل پختہ ہو جاتا ہے اور روحانی بصیرت عطا ہوتی ہے اور انسان روحانیت کی منازل طے کرتا ہوا خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ (۔) (التوبہ:119)
اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے اور اس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے"

(الحکم 10 جنوری 1904ء)

بری صحبت کا نقصان

جہاں صحبت صالحین کے بہت سے فوائد ہیں وہاں بد صحبت کے بہت سے نقصانات بھی ہیں بری صحبت میں رہنے والے انسان درحقیقت روحانی طور پر اور جسمانی طور پر بھی اپنے آپ کو ہلاک کر دیتا ہے اور آخر کار اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک بد صحبت بھی ہے۔ دیکھو ابوجہل خود تو ہلاک ہوا مگر اور بھی بہت سے لوگوں کو لے مرا۔ جو اس کے پاس جا کر بیٹھا کرتے تھے اس کی صحبت اور مجلس میں بجز استہزاء اور ٹھٹھے کے اور کوئی ذکر نہ تھا"

(ملفوظات جلد 1 ص 427)

شیطانی حملہ سے بچاؤ

نیک لوگوں کی صحبت میں رہنے سے انسان شیطان کے حملوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اور صدق و استقلال میں ترقی کرتا ہے بزرگوں کا نور جو انہوں نے خدا سے لیا ہوتا ہے وہ دوسرے پر پڑتا ہے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"تیسرا پہلو جو قرآن سے ثابت ہے وہ صحبت صادقین ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (التوبہ:119) یعنی صادقوں کے ساتھ رہو۔ صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ان کا نور صدق و استقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے"

(ملفوظات جلد 4 ص 208)

قرآن کریم کے اس حکم میں حکمت عملی یہی ہے کہ ایک انسان پر شیطان کا دباؤ زیادہ چلتا ہے اور انسان جلد بہک جاتا ہے لیکن اگر انسان صادقوں کے گروہ میں رہے گا تو ان کے انوار سے شیطانی حملوں سے محفوظ رہے گا اور اس طرح وہ خدا کی راہ میں قدم مارتا رہے گا اور بزرگوں کے طریق کو اختیار کرتے ہوئے زیادہ قربانی خدا کی راہ میں کرے گا۔

اسی طرح خدا بھی انبیاء کو لوگوں کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے ہی بھجواتا ہے اور یہی سبق اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت میں بھی دیا ہے تا لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صالحین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (۔) (التوبہ:119) یعنی تم خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تا کہ ان کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا کہ ایک نبی ہو جو کہ جماعت بنا دے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کر دے۔

(ملفوظات جلد 4 ص 101)

صحبت کے خیالات پر اثرات

حضرت مصلح موعود صحبت کے اثر کے ضمن میں ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود کو ایک دفعہ ایک سکھ طالب علم نے جو گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتا تھا اور آپ سے عقیدت اور اخلاص رکھتا تھا کہلا بھیجا کہ پہلے تو مجھے خدا تعالیٰ کی ہستی پر بڑا یقین تھا مگر اب کچھ عرصہ سے مجھے شکوک پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں آپ دعا کریں کہ اللہ میرے ان شکوک کو دور فرمائے۔ حضرت مسیح موعود نے اسے کہلا بھیجا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی دہریت کے خیالات اپنے اندر رکھتا ہے جس کا اثر تم پر پڑ رہا ہے تم کالج میں جس جگہ بیٹھا کرتے ہو اس جگہ کو بدل لو چنانچہ اس نے اپنی سیٹ بدل لی اور کچھ دنوں کے بعد اس کے خیالات کی خود بخود اصلاح ہو گئی۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ برے ساتھیوں کا انسان پر کتنا برا اثر پڑتا ہے۔ یہی حکمت عملی ہے جس کے ماتحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے تو بڑی کثرت سے استغفار فرمایا کرتے تھے تا کہ کوئی بری تحریک آپ کے قلب مطہر پر اثر انداز نہ ہو"

(تفسیر کبیر جلد نمبر 6 ص 282-281)

ہمیں چاہئے کہ ہم بزرگوں کی صحبت میں بیٹھیں تا کہ ہمارے دل صاف رہیں اور اپنے آپ کو ان کے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور بخشے جاویں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحبت صالحین بخشے۔

ثریا غازی صاحبہ

مکرمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب

ہماری والدہ مکرمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ 1908ء کے اوائل میں حضرت منشی کرم علی صاحب کاتب حضرت مسیح موعود کے گھر پیدا ہوئیں ہماری نانی جان حضرت حاکم بی بی صاحبہ فرماتی ہیں کہ میں نومولودہ بچی کو لے کر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نام تجویز فرمانے کی درخواست کی حضور اقدس نے نام امیر بی بی تجویز فرمایا نانی جان نے عرض کیا حضور یہ نام تو ذرا پرانا لگتا ہے اس پر حضرت اقدس نے پوچھا کہ پھر آپ کو کونسا نام پسند ہے نانی اماں نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ حضور اس کی تائی اماں کا نام حیات بیگم ہے اس پر حضور اقدس نے ہلکے سے تبسم سے فرمایا کہ اچھا پھر اس کا نام امیر بیگم رکھ لو۔ نانا جان احمدیہ بازار میں احمدیہ بکڈپو کے اوپر چوبارے میں رہتے تھے اس لئے امی جان بچپن میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مصلح موعود کے گھروں میں اکثر کھیلنے چلی جاتیں۔ آپ کی شادی حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ ہوئی۔ حضرت مصلح موعود نے نکاح پڑھایا۔ اس وقت مربیان حق مہر عام طور پر تین سو روپے رکھتے تھے لیکن حضرت مصلح موعود نے فرمایا چونکہ منشی صاحب کی بیٹی کا میں ولی ہوں اس لئے تین سو روپے کی بجائے حق مہر پانچ سو مقرر کرتا ہوں۔

ابا جان ابھی زیر تعلیم تھے اس لئے نکاح کے ایک سال بعد جب ابا جان نے کام شروع کیا تو آپ کی شادی ہوئی۔ اس وقت میرے ابا جان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا صرف ایک جوڑا شادی کے وقت بنایا گیا جس پر میری والدہ نے خود اپنے ہاتھ سے سلمہ ستارے کا کام کیا تھا۔ اور دونوں طرف سے مل کر ایک کانٹوں کی جوڑی تھی جو شادی کے وقت میری والدہ کو ملی۔

امی جان نے چند سالوں میں اپنا ذاتی مکان بنوا لیا جس کے لئے انجمن سے قرضہ لیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے اس گھر میں ضرورت کی ہر چیز عطا کی۔ 1947ء میں قادیان سے ہجرت ہوئی تو ایک دفعہ پھر تہی دست ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھر سے سب کچھ عطا فرما دیا امی جان کو دعاؤں پر بے حد یقین تھا آپ بہت دعا گو تھیں۔ آپ قرآن کریم کی تلاوت بہت کیا کرتی تھیں مجھے یاد ہے کہ بچپن میں بعض اوقات امی جان کی لمبی تلاوت جاری ہوتی اور ہمیں صبح ناشتہ کی طلب ہوتی تو ہم دل ہی دل میں یہ سوچ کر رہ جاتے کاش امی جان اب تلاوت بند کریں اور ہمارے لئے ناشتہ بنائیں لیکن بہر حال یہ بات کہنے کی جرأت نہ ہوتی۔

بچوں کی بیماری اور اس طرح کسی بھی مشکل کے وقت امی جان دو نفل پڑھتیں اور دعائیں کرتیں۔ ایک دفعہ میرے ایک بھائی کو سخت بخار تھا اور وہ بے ہوش تھا۔ امی جان نے اس کی چارپائی کے پاس نفل پڑھنے شروع کئے اور رو رو کر دعا کرنی شروع کی دو گھنٹے سجدہ میں پڑی رہیں حتیٰ کہ بھائی نے آواز دی اس پر امی جان نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے سے سر اٹھایا۔ جوان بیٹے کی وفات پر جو ایک حادثے کا نتیجہ تھی خبر سننے کے بعد دو نفل پڑھ کر دیر تک اللہ کے آگے روتی رہیں سلام پھیر کر کہنے لگیں کہ میں نے اپنے اللہ سے اپنے لئے صبر مانگا ہے وہ تو اللہ کی امانت میرے پاس تھی وہ اپنی امانت لے گیا ہے میرا اس پر کوئی حق نہیں تھا۔ آپ خلافت احمدیہ کی شیدائی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی ہر وقت نماز اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستگی کی تلقین کرتی رہتیں۔ ہم بچوں کی بڑی سخت نگرانی کرتیں خاص طور پر نماز کی۔

ابا جان واقف زندگی تھے ان کا زیادہ وقت گھر سے باہر گزرا۔ اکثر دوروں پر رہتے علاوہ ازیں کئی سال بنگال میں مقیم رہے ابا جان کی غیر موجودگی میں بچوں کی بیماری اور دیگر مشکلات کے وقت نہایت صبر واستقلال سے ان کا مقابلہ کرتیں ابا جان کو ہمیشہ تسلی دیتیں کہ ہم بفضل خدا بالکل ٹھیک ہیں۔ کبھی کسی حالت میں کسی سے قرض نہ لیتیں اور نہ دکان سے ادھار مال منگواتیں اپنی اوقات دیکھ کر زندگی گزاری۔ محلے میں سب کے دکھ درد میں شریک ہوتیں اکثر عورتیں امی جان کے پاس آتی تھیں کسی کو کپڑے کاٹ کر دے رہی ہیں اور کسی کو سویٹر کا نمونہ ڈال کر۔

آپ بہت ہمدرد تھیں ہر ایک سے ہمدردی کرتیں لندن آ کر بھی ان کا یہی حال تھا اپنے اردگرد کافی عورتوں کو اکٹھا کر لیا جو بلا تفریق مذہب وملت تھا۔ ان میں ہندو سکھ اور غیر از جماعت عورتیں بھی شامل تھیں۔

میری والدہ نے 35 سال بیوگی میں گزارے جن میں سے 22 سال سے لندن میں میرے بھائی نصیر احمد ظفر صاحب کے پاس مقیم تھیں 27-28 اپریل 2003ء کی درمیانی شب تقریباً سوا بارہ بجے آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ 30 اپریل کو بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ یکم مئی کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ بعد نماز عصر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رکھے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35139 میں Mr. Oyon Sofyan ولد Mr.Salmawi پیشہ تجارت عمر 58 سال بیعت 1961ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 29-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین بمعہ مکان رقبہ 500 مربع میٹر واقع Kalipucang مالیتی -/80000000 روپے۔ 2۔ زمین رقبہ 9860 مربع میٹر واقع Kalipucang مالیتی -/176000000 روپے۔ 3۔ زمین رقبہ 3136 مربع میٹر واقع Block Kaum مالیتی -/112000000 روپے۔ 4۔ چاول کا کھیت رقبہ 2800 مربع میٹر واقع Rawa Apu مالیتی -/50000000 روپے۔ 5۔ چاول کا کھیت رقبہ 2460 مربع میٹر واقع Kalen Sero مالیتی -/19000000 روپے۔ 6۔ موٹر سائیکل Vespa مالیتی -/3000000 روپے۔ 7۔ ٹی وی سیٹ مالیتی -/500000 روپے۔ 8۔ چاول کا گودام بمعہ عمارت مالیتی -/20000000 روپے۔ 9۔ متفرق گھریلو اشیاء مالیتی -/6000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/1850000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr. Oyon Sofyan ولد Mr. Salmavi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 M.Asep Ajat Sudrajat وصیت نمبر 31734 گواہ شد نمبر 2 Naning Supriatin وصیت نمبر 31970

مسل نمبر 35140 میں Mrs.Oom Romlah زوجہ Mr.Suwarna پیشہ پنشنر عمر 62 سال بیعت 1996ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول /100۔ روپے (1965)۔ 2۔ مکان رقبہ 112 مربع میٹر واقع Garut انڈونیشیا مالیتی -/50000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/930000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Mrs.Oom Romlah زوجہ Mr.Suwarna انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Agus پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 M.Nana Sumarna وصیت نمبر 30499

مسل نمبر 35141 میں Mr.Mamun ولد Mr.Jayudi پیشہ کاشتکار عمر 55 سال بیعت 1982ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 48 مربع میٹر واقع Kalipucang مالیتی -/5000000 روپے۔ 2۔ چاول کا کھیت بمعہ زمین رقبہ 3038 مربع میٹر مالیتی -/26000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900000 روپے ربعاہی آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Mr.Mamun ولد Mr.Javudi انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 N.Asep Ajat Sudrajat وصیت نمبر 31734 گواہ شد نمبر 2 Naning Suprihatin وصیت نمبر 31970

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حمید احمد گل صاحب ساکن دارالرحمت غربی ربوہ (کیفے کوکن والے) بقضائے الٰہی مورخہ 12۔اگست 2003ء کو بعمر 65 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بیت المہدی میں عصر کی نماز کے بعد خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب قائم مقام زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحوم کو چند سال حضرت مصلح موعود کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے نیز بطور کارکن نظارت امور عامہ میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ آپ نے بیوہ مکرمہ سالحہ حمید صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ دو بیٹے اور بیٹی شادی شدہ ہیں۔ بڑا بیٹا وسیم احمد کوکن جرمنی میں ہے۔ دعا ہے کہ خدائے غفور و رحیم ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

✪ پاکستان نیوی میں کیڈٹ سیلر شمولیت کیلئے رجسٹریشن 11 ستمبر تک قریبی نیول ریکروٹمنٹ اور سلیکشن سنٹر میں کروائی جاسکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 17۔اگست

✪ نیشنل ایگزامینیشن بورڈ فادر فارن میڈیکل اینڈ ڈینٹل گریجوئیس (PMDC) نے غیر ملکی میڈیکل و ڈینٹل گریجوئیس کی رجسٹریشن کیلئے امتحان کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ امتحان یکم اکتوبر سے شروع ہونگے۔ خواہش منداحباب 18 ستمبر تک درخواستیں جمع کروا دیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ/ڈان 18۔اگست

✪ فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے CSS امتحان کیلئے تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ امتحان 6 دسمبر سے شروع ہو گا۔ تفصیل کیلئے ڈان 17۔اگست

✪ یونیورسٹی آف ایرڈ ایگریکلچر راولپنڈی نے بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر BBA (آنرز) B.Ed. BSCS ایم ایس سی (آنرز) MBA، MBA (ایگزیکٹو) ایم ایس سی، ایم ایڈ، اردو، PGD میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 19۔اگست

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

✪ مکرمہ نادیہ رشید صاحبہ بنت شیخ محمود احمد رشید صاحب لاہور کینٹ نے ایف ایس سی پری میڈیکل گروپ میں فیڈرل بورڈ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 870/1100 نمبر حاصل کئے ہیں۔ میڈیکل کالج میں داخلہ اور اعلیٰ تعلیم کے دروازے کھلنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

✪ مکرمہ رضیہ اختر صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد اختر صاحب مرحوم ساکن دارالبرکات حال مقیم ہیوسٹن امریکہ چار سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں۔ چھ ماہ سے طبیعت بہت سخت خراب ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

✪ مکرم صوبیدار عبدالرحیم صاحب آف داتہ ضلع مانسہرہ بیمار ہیں۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

✪ مکرم نصیر محمد صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کا بیٹا مقصود احمد عمر 20 سال ایک سال سے زائد عرصہ سے گردوں کے انفیکشن میں مبتلا ہے۔ بیماری بڑھ رہی ہے۔

✪ حانیہ محمود بنت مکرم طارق محمود صاحب آف دوڑ ضلع نواب شاہ سندھ بعمر چھ ماہ پیدائشی طور سے ہی معدہ میں نقص کی وجہ سے بیمار ہے۔

سب مریضوں کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

✪ مکرم مسعود احمد عابد صاحب سیکرٹری ضیافت گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرمہ سلیم اختر صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب مرحوم بعمر 70 سال مورخہ 7۔اگست 2003ء بروز جمعرات وفات پا گئیں۔ اسی روز گل روڈ سنٹر میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ مکرم صوفی عبدالکریم صاحب سابق محاسب گوجرانوالہ کی بیٹی اور بابو اللہ بخش صاحب سابق امیر راولپنڈی کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ نے 9 بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ تین بیٹے جرمنی میں ہیں۔ دو لندن میں اور چار پاکستان میں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ ہار

✪ ایک عدد طلائی ہار (Necklace) جس میں میرون رنگ کے موتی لگے ہوئے ہیں دارالضیافت سے دارالنصر غربی اقبال تک آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے براہ کرم کوارٹر نمبر 63 تحریک جدید میں پہنچا دیں۔ فون نمبر 213900۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 27/اگست 2003ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m بچوں کا پروگرام
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-55 a.m تعارفی پروگرام
3-45 a.m ملاقات
5-05 a.m تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
5-55 a.m بچوں کا پروگرام
6-25 a.m مجلس سوال و جواب
7-30 a.m ہماری کائنات
7-55 a.m سفر ہم نے کیا
8-10 a.m تقریر
8-40 a.m ''بحرین'' پاکستان کی سیر اور تعارف
9-05 a.m گفتگو
10-00 a.m خطبہ جمعہ 27-11-87
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-45 p.m سفر ہم نے کیا
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m تقریر
5-05 p.m تلاوت، ہماری تعلیم، عالمی خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m خطبہ جمعہ
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 28۔اگست 2003ء

12-00 a.m عربی سروس
1-00 a.m بچوں کا پروگرام
1-40 a.m مجلس سوال و جواب
2-40 a.m ہماری کائنات
3-05 a.m سفر ہم نے کیا
3-30 a.m خطبہ جمعہ
4-30 a.m ہماری تعلیم
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-55 a.m سلائی سیکھیے
8-25 a.m بچوں کا پروگرام
9-20 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سندھی سروس
1-35 p.m مجلس سوال و جواب
3-00 p.m گفتگو
4-15 p.m انڈونیشین سروس
5-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 p.m مجلس سوال و جواب
7-15 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-10 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

☆☆☆☆☆

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

✪ مکرم طارق سہیل صاحب بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل۔
☆ وصولی چندہ الفضل و بقایا جات۔
☆ ترغیب برائے اشتہارات

امراء صدران، مربیان، معلمین و جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

✪ مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ صالحہ قانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب مقیم فلاڈیلفیا امریکہ نیز ان کی پوتی عزیزہ امۃ المصور بعمر دس سال مختلف عوارض سے بہت بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

✪ ہومیو ڈاکٹر رضاء الرحمٰن صاحب گلگشت کالونی ملتان لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب سابق امیر ملتان حال کینیڈا آجکل علیل ہیں۔ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

قبل از اسلام کتب کے معتبر تاریخی حوالے بھی دیئے ہیں، اور مسلمان مورخین کے بیان کردہ شواہد بھی بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے دور افتادہ مقامات کی مقامی زبانی شہادتیں بھی پیش فرمائی ہیں اور انگلستان اور فرانس سے تعلق رکھنے والے محققین کی تحقیق کو بھی بطور ثبوت پیش فرمایا ہے۔ معتبر تاریخی حوالہ تو صرف ایک بھی ہو تو خاطر خواہ وزن رکھتا ہے لیکن اس کتاب میں تو ان حوالہ جات کا ایک مضبوط سلسلہ موجود ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	25۔اگست	زوال آفتاب	12-10	
سوموار	25۔اگست	غروب آفتاب	6-44	
منگل	26۔اگست	طلوع فجر	4-12	
منگل	26۔اگست	طلوع آفتاب	5-37	

اپوزیشن وقت ضائع نہ کرے وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ منتخب نمائندوں کو اپنے محدود سیاسی مفادات کے حصول سے ہٹ کر اپنی توانائیاں لوگوں کے مسائل حل کرنے میں صرف کرنی چاہئیں۔ اپوزیشن بے معنی تنازعات میں الجھ کر وقت ضائع نہ کرے حکومت مدت پوری کرے گی۔

بھارت کا مذاکرات سے انکار اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ منیر اکرم نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ وہ بھارت کی جانب سے دو طرفہ مذاکرات شروع کرنے سے انکار کا نوٹس لے۔ پاکستان نے بھارت کے ساتھ تمام تصفیہ طلب مسائل کے بارے میں اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔

افغانستان سے انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ کرینگے وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں دونوں ملکوں نے ہر سطح پر باہمی رابطے بڑھانے اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے درمیان معلومات کے تبادلے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت عوام کو سہولتیں مہیا کرنا چاہتی ہے موجودہ حکومت وفاقی محکموں کی تیز ترین کارکردگی سے عوام کو مکان، بجلی اور سفر کی سہولتیں مہیا کرنا چاہتی ہے عوام کو محکموں کے قیام اور حکومت کی پالیسی سے روشناس کرانا اور انہیں ضروری سہولتوں کی بغیر کسی رکاوٹ کے فراہمی وفاقی محکموں کی ذمہ داری ہے یہ باتیں گورنر پنجاب نے بہاولنگر کے دورے کے دوران کہیں۔

بھارتی فوج کی نکیال، پونچھ اور بجیرہ سیکٹر پر گولہ باری بھارتی افواج نے سرحدی علاقوں پر شدید گولہ باری کر کے 5 افراد کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ کئی عمارتوں اور مکانات کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ پاکستان کی جوابی کارروائی سے بھارتی توپیں خاموش ہو گئیں۔

ایم ایم اے کا 22 نکاتی ایجنڈا مجلس عمل نے سپیکر قومی اسمبلی چوہدری امیر حسین کو 22 نکات پر مشتمل ایجنڈا دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ قومی اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے ایجنڈے میں اس کو شامل کیا جائے۔

گروزنی میں بم دھماکہ 9 روسی فوجی ہلاک گروزنی میں ایک بم دھماکے میں 9 روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ بم فوجی گاڑی کے نیچے لگایا گیا تھا جیسے ہی فوجی اس میں بیٹھ کر روانہ ہوئے ریموٹ کے ذریعے بم چلا دیا گیا۔

غیر قانونی بے دخلی کا بل 2003ء حکومت کی جانب سے قومی اسمبلی میں ایک بل متعارف کرایا گیا ہے جسے غیر قانونی بے دخلی کا بل 2003ء کا نام دیا گیا ہے۔ اس بل کے تحت جائیداد پر زبردستی قبضہ کرنے والوں کی سرگرمیوں کی روک تھام اور انہیں سزا دی جا سکے گی۔

مذاکرات اور قانون سازی کا عمل ساتھ چلیں گے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ متنازعہ امور پر اپوزیشن کے ساتھ بات چیت اور قومی اسمبلی میں قانون سازی کا عمل ساتھ ساتھ چلیں گے۔ وہ بی بی سی کو انٹرویو دے رہے تھے۔

آئل ٹینکرز کی ملک گیر ہڑتال آئل ٹینکرز ایسوسی ایشن کراچی کی ہڑتال ملک بھر تک پھیل چکی ہے۔ ہڑتال میں 45 ہزار آئل ٹینکر حصہ لے رہے ہیں۔ تاہم اس ہڑتال کے باوجود لاہور سمیت پنجاب کے اکثر علاقوں میں تیل کی کوئی قلت پیدا نہیں ہوئی۔

پارلیمنٹ مدت پوری کریگی وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ملک سے باہر بیٹھے سیاسی رہنماؤں کی کوششوں کے باوجود پارلیمنٹ مدت پوری کرے گی۔ مسلم لیگ (ق) کی حکومت ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرے گی باہر بیٹھے لوگ جانتے ہیں کہ وہ جلد سیاسی میدان سے بھی باہر ہو جائیں گے۔

مادر ملت ٹرین کی لاہور آمد مادر ملت کا سال منانے کے سلسلہ میں مادر ملت ٹرین فیصل آباد سے لاہور ریلوے سٹیشن پہنچی تو اہل لاہور کی کثیر تعداد نے ٹرین کا استقبال کیا۔ ٹرین کے فلوٹس پر علاقائی فنکاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

پاکستان آئندہ سال قرضوں سے نجات حاصل کر لے گا وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ معاشی استحکام اور مضبوط دفاع سے چیلنجوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ آج پاکستان دونوں شعبوں میں مضبوط ہے۔ پاکستان موجودہ استحکام سے آئندہ سال قرضوں سے نجات حاصل کر لے گا۔ حالانکہ ماضی میں ہمارا ملک بحران کا شکار تھا۔

جنگ بندی کا معاہدہ ختم فلسطینی جہادی گروپوں نے اسرائیل کے ساتھ تین ماہ کی جنگ بندی کے معاہدے کے خاتمے کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنے مشترکہ اعلامیے میں اسرائیلی وزیر اعظم ایرل شیرون پر الزام لگایا ہے کہ وہ سات ہفتے سے جاری جنگ بندی کے معاہدے کے خاتمے کے ذمہ دار ہیں۔

گیارہ لاکھ بنگالیوں کو پاکستانی شہریت دینے سے انکار وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کراچی میں غیر قانونی طور پر مقیم 11 لاکھ بنگلہ دیشیوں کو پاکستانی شہریت نہیں دے گی بلکہ ان کو غیر ملکیوں کی رجسٹریشن کرنے والی اتھارٹی کے پاس اندراج کرانا پڑے گا۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر

کامیاب علاج ـــــ ہمدردانہ مشورہ

اوقات مطب: موسم گرما: صبح ۸ بجے تا ۲ بجے شام ۶ بجے تا ۸ بجے ـ جمعۃ المبارک صبح ۸ تا ۱۱ بجے
موسم سرما: صبح ۹ بجے تا ۲ بجے شام ۴ بجے تا ۶ بجے ـ بروز جمعرات ناغہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون: ۲۱۱۴۳۴، ۲۱۲۴۳۴ فیکس: ۰۴۵۲۴ ۲۱۳۹۶۶

6 فٹ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ ریسیور پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

رابطہ: انعام اللہ

Always The Best Quality

UE

ڈیلر:

ٹیلی ویژن: LG,SONY,TOSHIBA

ریفریجریٹر: ڈاؤلینس، ویوز، HAIER

ڈیپ فریزر: ڈاؤلینس، ویوز، HAIER

سپلٹ یونٹ: HAIER, MITSUBISHI, SABRO, LG

ایئر کنڈیشنر: "O" جنرل، پیل، HAIER

واشنگ مشین: سپر ایشیا، ڈاؤلینس، HAIER

مائیکروویو اوون: ڈاؤلینس، پیل، HAIER

مزید معلومات کیلئے شوروم پر تشریف لائیں۔

1۔لنک میکلوڈ روڈ حجاب بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور

فون: 7231680-81, 7223204, 7353105

Email:iinam@brain.net.pk

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29